www.xtrapapers.com

Cambridge Assessment International Education

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

6780079051

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **October/November 2020**

1 hour 45 minutes

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS
- Answer **all** questions in **Urdu**.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.

INFORMATION
- The total mark for this paper is 55.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **12** pages. Blank pages are indicated.

© UCLES 2020

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

© UCLES 2020

www.xtrapapers.com

PART 1: Language usage (5 marks)

Vocabulary

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 سر آنکھوں پر بٹھانا:

____ [1]

____

2 بے پر کی اڑانا:

____ [1]

____

3 لوہے کے چنے چبانا:

____ [1]

____

4 لکیر کا فقیر ہونا:

____ [1]

____

5 خار کھانا:

____ [1]

____

© UCLES 2020

www.xtrapapers.com

Sentence transformation (5 marks)

نیچے دیے گئے جملوں کو فعل مستقبل میں تبدیل کریں۔

مثال: موجودہ حالات میں ضروری ہے کہ اخراجات میں کمی کی جائے۔
آئندہ حالات میں ضروری ہوگا کہ اخراجات میں کمی کی جائے۔

6 ماضی میں بھی ذرائع ابلاغ لوگوں کی سوچ بدل سکتے تھے۔

______________________________ [1]

7 تعلیم عام ہوئی ہے تو دیہی علاقے رفتہ رفتہ ترقّی کر رہے ہیں۔

______________________________ [1]

8 پہلے بھی محکمۂ موسمیات سیلاب سے بروقت خبردار کر دیتا تھا۔

______________________________ [1]

9 میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میرا آنا مشکل ہے۔

______________________________ [1]

10 کچھ عرصہ قبل میں بھی اس پارک میں سیر کے لیے آتی رہی ہوں۔

______________________________ [1]

www.xtrapapers.com

Cloze passage (5 marks)

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔
سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

بزرگوں کو گھر کے لیے باعث **[11]** ______ سمجھا جاتا ہے۔ ہماری مذہبی اور سماجی روایات بھی والدین سمیت تمام بزرگوں سے محبت اور احترام کی **[12]** ______ کرتی ہیں۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ انہیں یہ احساس دلانا بھی ضروری ہے کہ گھر میں ان کی اہمیت اب بھی **[13]** ______ ہے۔ جسمانی کمزوری کے سبب وہ زندگی کے بہت سے معاملات سے **[14]** ______ اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسے میں روزمرّہ کے کاموں میں ان سے **[15]** ______ کرنا انہیں تنہائی کے احساس سے بچا سکتا ہے۔

طبیعت۔	تقدیر۔	روایت۔	برقرار۔	تفصیل۔	مشورہ۔	حرکت۔	فاقہ کشی۔
برکت۔	صحت۔	کنارہ کشی۔	کامیاب۔	موجودگی۔	تلقین۔	شہرت۔	

11 ______________________ [1]

12 ______________________ [1]

13 ______________________ [1]

14 ______________________ [1]

15 ______________________ [1]

www.xtrapapers.com

PART 2: Summary (10 marks)

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

خوراک انسانی زندگی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ آج کل نا صرف سرد خانوں میں محفوظ بے موسم پھل سبزیاں خریدے جا سکتے ہیں، بلکہ اگر چاہیں تو کھانا پکانے کی زحمت سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ ڈبوں میں بند تیار شدہ خوراک اس کا سستا اور آسان نعم البدل ہے۔ خوراک کو سِیل بند ڈبوں میں تیار اور محفوظ کرنے کا آغاز فرانس میں نپولین کے دور میں ہوا۔ فرانسیسی فوج کو موسم سرما میں فوجی مہمّات جاری رکھنے میں شدید مشکلات کا سامنا تھا۔ انہیں بڑی مقدار میں ایسی معیاری خوراک کی ضرورت تھی جس کی ترسیل آسان ہو اور وہ جلد خراب بھی نہ ہو۔ 1809 میں ایک فرانسیسی نے دریافت کیا کہ خوراک کو اگر ہوا بند برتن میں پکایا جائے تو وہ اس وقت تک خراب نہیں ہوتی جب تک اسے کھولا نہ جائے۔

یہ طریقہ بعد میں یورپ کے دیگر ممالک میں متعارف ہوا۔ لیکن ڈبوں کو سِیل بند کرنے کا کام ہاتھ سے چلنے والی سادہ مشینوں کے ذریعے ہوتا تھا، نیز خوراک کی تیاری اور پکانے میں کئی گھنٹے درکار ہوتے تھے۔ اس وجہ سے یہ خوراک کافی مہنگی تھی اور عوام میں زیادہ مقبولیت حاصل نہ کر سکی۔ ہاں البتہ یورپی امیر طبقے میں ڈبہ بند خوراک کا استعمال فیشن کے طور پر رواج پانے لگا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران ڈبہ بند خوراک کی مانگ میں بے پناہ اضافہ ہوا اور بڑے پیمانے پر مشینوں کے ذریعے یہ خوراک تیار کی جانے لگی۔ شیشے کے جار نقل و حمل کے دوران اتنے محفوظ ثابت نہیں ہوتے تھے، لہٰذا ٹین اور پھر سٹیل کے ڈبوں میں خوراک پیک کی جانے لگی۔ خوراک کو تیار کرنے کے بعد سِیل بند ڈبوں میں پیک کر کے اسے تیز درجۂ حرارت پر گرم کیا جاتا تھا تاکہ خوراک لمبے عرصے تک محفوظ رہ سکے۔ جنگ کے خاتمے کے بعد ڈبہ بند خوراک تیار کرنے والی کمپنیوں نے گھریلو صارفین کے استعمال کے لیے بھی اس کی باقاعدہ تشہیر شروع کر دی اور رفتہ رفتہ اس کا استعمال عام ہونے لگا۔

عمومی استعمال کے علاوہ ڈبوں میں محفوظ خوراک کسی متوقع ہنگامی حالات کے پیش نظر آسانی سے ذخیرہ کی جا سکتی ہے اور ضرورت پڑنے پر نہایت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح قدرتی آفات کے دوران متاثرہ علاقوں میں لوگوں کی زندگیاں بچانے میں بھی کام آتی ہے، کیونکہ اس کی ترسیل اور استعمال بھی تازہ خوراک کے مقابلے میں آسان ہے اور یہ کافی عرصے تک قابل استعمال رہتی ہے۔

ڈبہ بند خوراک تیار کرنے والی کمپنیوں کا دعویٰ ہے کہ اس محفوظ شدہ خوراک کے تمام غذائی اجزاء جوں کے توں برقرار رہتے ہیں اور یہ تازہ خوراک سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ ممکن ہے کسی حد تک یہ بات درست بھی ہو، لیکن جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تیز درجۂ حرارت سے گزرنے اور لمبے عرصے تک ان ڈبوں میں بند رہنے سے دھاتی ڈبوں کی اندرونی تہہ پر لگے کیمیائی اجزاء خوراک میں شامل ہو جاتے ہیں اور بیماریوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اکثر اشیاء کو محفوظ کرنے کے لیے نمک یا شکر کی کافی مقدار شامل ہوتی ہے۔ ان چیزوں کے زیادہ استعمال سے صحت کے سنگین مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ بوقت ضرورت اس کا استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن بہتر ہے کہ اسے تازہ خوراک کی جگہ غیر ضروری طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

www.xtrapapers.com

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(a) ابتداء اور ضرورت

(b) یورپ میں استعمال

(c) جنگِ عظیم کے اثرات

(d) افادیت

(e) تحفظات

[10]

www.xtrapapers.com

PART 3: Comprehension (30 marks)

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

فاطمہ کے ابو فاروق صاحب ایک کالج میں پروفیسر تھے۔ ان کی شاعری بھی اکثر اخبارات و رسائل میں شائع ہوتی رہتی تھی۔ ان دنوں انہیں کسی کتاب کی تلاش تھی۔ جب کوشش کے باوجود وہ لائبریری اور دکانوں میں نہ ملی تو وہ اتوار کے دن پرانی کتابوں کے بازار چلے گئے۔ وہاں سے انہوں نے اکثر نایاب کتابیں خریدی تھیں۔ وہ بہت دیر تک بازار میں گھومتے رہے، لیکن کتاب نہ مل سکی۔ واپس آتے ہوئے انہیں خیال آیا کہ بچوں کے لیے کچھ پرانے رسالے ہی خرید لیں۔ وہ ہر ماہ کئی نئے رسالے خریدتے تھے جنہیں فاطمہ اور فائق چند ہی دنوں میں پڑھ لیتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کچھ پرانے رسالے خرید لیے۔ گھر آ کر جب انہوں نے فاطمہ کو رسالے دیے تو وہ بہت خوش ہوئی۔ کل سے سردیوں کی چھٹیاں شروع ہو رہی تھیں اور نئے رسالے آنے میں ابھی دو ہفتے باقی تھے۔

فاروق صاحب اپنی پیشہ ورانہ مصروفیات کے ساتھ ساتھ خاندانی معاملات میں بھی شامل رہتے تھے۔ گاؤں میں ان کی آبائی زمین کے بٹوارے کے معاملات تو کئی برسوں سے التوا میں پڑے تھے۔ انہی دنوں فاروق صاحب کچھ پریشان رہنے لگے۔ کالج میں کوئی مسئلہ چل نکلا تھا، جس کی وجہ سے وہ خاموش اور رنجیدہ نظر آتے تھے۔ وہ بہت حسّاس آدمی تھے اور معمولی باتوں پر بھی پریشان ہو جاتے تھے۔

دسمبر کا مہینہ تھا اور اسی مہینے کی پچیس تاریخ کو ان کی چالیسویں سالگرہ تھی اور سب اسے خصوصی اہتمام سے منانا چاہتے تھے۔ فائق کا کہنا تھا کہ سالگرہ کی تقریب کو یادگار بنانا زیادہ اہم ہے۔ اسی لیے وہ کئی دنوں سے گٹار کی دھن پر سالگرہ کے گیت کی مشق کر رہا تھا۔ امی تحفے میں ایک قیمتی گھڑی دینے کا ارادہ رکھتی تھیں۔ فاطمہ نے ابھی تک کسی کو بتایا نہیں تھا کہ ابو کو کیا تحفہ دے گی۔ فائق نے کہا، "امّی! لگتا ہے فاطمہ اپنا تحفہ ہم سے چھپانا چاہتی ہے"۔ امّی بولیں، "چلو ٹھیک ہے، لیکن ایسی چیز دینا جس کی تمھارے ابو کو ضرورت بھی ہو"۔

آخر سالگرہ کا دن آ پہنچا۔ ابو نے کیک کاٹا۔ فائق نے ابو کے لیے سالگرہ کا گیت گایا جس سے سب خوب محظوظ ہوئے۔ کھانے پینے کے بعد ابو نے پہلے امی کی دی ہوئی گھڑی کلائی پر باندھتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور بولے " بھئی! آپ نے تو میری ضرورت کا بھی خوب خیال رکھا"۔ اب فاطمہ نے ایک چھوٹا سا پیکٹ ان کی طرف بڑھا دیا۔ ابو نے اسے لیا اور کھولنے لگے۔ سب کی نظریں اس پر جمی تھیں۔ خوشنما کاغذ ہٹا تو اندر سے بچوں کا ایک پرانا رسالہ برآمد ہوا۔ امی اور فائق کے منہ سے نکلا "یہ کیسا تحفہ ہے؟" مگر ابو اسے بہت غور سے دیکھ رہے تھے۔ سرورق کی تصویر دیکھ کر ان کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی تھی۔ وہ جنوری 1987 کا شمارہ تھا۔ ابو نے صفحہ پلٹا تو ان کا چہرہ خوشی سے کِھل گیا۔ ان کے منہ سے بے اختیار نکلا "ارے! یہ تمھارے پاس کہاں سے آیا؟" فاطمہ اپنے تحفے کی پذیرائی دیکھ کر خوشی سے بولی "یہ ان ہی رسالوں میں تھا جو آپ پچھلے دنوں لائے تھے"۔ ابو نے ہنستے ہوئے بتایا کہ جب وہ دس سال کے تھے تو اسی شمارے میں ان کی پہلی نظم شائع ہوئی تھی۔ ابو خوشی خوشی رسالے کے صفحے پلٹتے ہوئے بتانے لگے کہ اس دن کی کیا کیا خوشگوار یادیں ان کے ذہن میں اب تک محفوظ ہیں۔ وہ بہت پرجوش تھے۔ ایسا لگتا تھا وہ اپنے تمام مسائل کو بھول چکے ہیں اور نئی ہمت اور حوصلے کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 فاروق صاحب کا مشغلہ کیا تھا؟

[1]

18 انہوں نے پرانی کتابوں کے بازار جانے کا فیصلہ کیوں کیا؟ اس بازار کی کیا خاص بات بتائی گئی ہے؟

[2]

19 فاطمہ رسالے ملنے پر کیوں خوش تھی؟ دو باتیں لکھیں۔

[2]

20 فاروق صاحب کی حالیہ پریشانی کی وجہ کیا تھی؟ وہ کس طرح کی شخصیت کے مالک تھے؟

[2]

21 تحفے کے انتخاب کے متعلق فائق اور امی کی رائے کیسے مختلف تھی؟

[2]

22 فائق، امی اور فاطمہ نے ابو کی سالگرہ کے موقع پر انھیں کیا تحفے پیش کیے؟

[3]

23 ابو کے لیے فاطمہ کے تحفے کی کیا اہمیت تھی؟ یہ تحفہ ملنے پر ان کی سوچ میں کونسی دو تبدیلیاں نمایاں تھیں؟

[3]

www.xtrapapers.com

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

برصغیر کی تاریخ میں شیر شاہ سوری ایسا منفرد فرمانروا گزرا ہے جس نے اپنی سلطنت کے طول و عرض میں عوامی فلاح و بہبود کے کاموں کا ایک جال بچھا دیا تھا۔ اس کے ان عظیم کارناموں کے نقوش آج تک موجود ہیں۔ شیر شاہ سوری کا اصل نام فرید خان تھا۔ اس کے والد حسن خان سوری افغانستان سے ہجرت کر کے آئے تھے اور جون پور کے حاکم کے دربار میں ملازم تھے۔ فرید خان 1486 عیسوی میں پیدا ہوا۔ جون پور اس دور میں علم و ادب کا گہوارہ تھا۔ فرید خان نے اپنی ذہانت سے فارسی، ادب، تاریخ اور مذہب پر خاصا عبور حاصل کر لیا۔ اس زمانے میں پٹھانوں میں لکھنے پڑھنے کا زیادہ شوق نہیں پایا جاتا تھا۔ وہ جنگجو تھے اور فوج میں ہی اپنی ذہانت اور شجاعت کے جوہر دکھایا کرتے تھے، اس لیے فرید خان کا تعلیم حاصل کرنا اس دور میں بڑی بات تھی۔

جب فرید خان نے اپنے والد کی جاگیر کی باگ ڈور سنبھالی تو ثابت کیا کہ اس میں ملک کا نظم و نسق چلانے کی زبردست صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس نے پوری جاگیر کو قابلِ کاشت بنایا اور زمینوں کی پیمائش کروائی تاکہ درست حساب رکھا جا سکے۔ کاشتکاروں کو سہولیات دیں، جس سے جاگیر کی آمدنی میں خوب اضافہ ہوا۔ بعد میں خاندانی تنازعات کی بنا پر اس نے جاگیر چھوڑ کر صوبہ بہار کے حکمران سلطان محمد کی ملازمت اختیار کر لی۔ ایک شکاری مہم کے دوران سلطان محمد کی شیر سے جان بچانے پر اسے "شیر شاہ" کا لقب ملا اور بعد میں وہ اسی نام سے مشہور ہوا۔ 1527 میں شیر شاہ سوری مغلیہ دربار سے وابستہ ہوا اور بہت جلد اپنی بہادری، محنت اور ذہانت کے بل بوتے پر ظہیر الدین بابر کے قریب پہنچ گیا، لیکن ظہیر الدین بابر نے اس سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے شیر شاہ کی کڑی نگرانی کا حکم دیا اور اپنے جاسوس اس کے پیچھے لگا دیے۔ وہ دوبارہ سلطان محمد کے پاس چلا گیا اور اس کی وفات کے بعد بہار کا حکمران بنا۔ شیر شاہ سوری نے آہستہ آہستہ اپنی مملکت میں اضافہ کیا، بابر کے جانشین ہمایوں کو شکست دی اور برصغیر میں ایک وسیع اور مضبوط حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

شیر شاہ سوری نے صرف پانچ سال تک حکومت کی۔ اس نے اپنے اس مختصر سے دورِ اقتدار میں ملک کے نظام میں انقلابی تبدیلیاں کیں اور عوامی بہبود کے لیے بڑے مؤثر کام سرانجام دیے۔ جرائم پر قابو پانے اور تجارت کو مزید ترقی دینے کے لیے اقدامات کیے۔ علاوہ ازیں برصغیر میں حکومتی سطح پر زرعی اصلاحات کا آغاز بھی اسی نے کیا۔ سکّوں کی مناسب قدر متعین کر کے سونے، چاندی اور تانبے کے سکّوں کو رواج دیا۔ سب سے پہلا باقاعدہ ڈاک کا نظام بھی اسی کے زمانے میں نافذ کیا گیا۔ شیر شاہ نے چار عظیم سڑکیں تعمیر کروائیں جن سے آج تک استفادہ کیا جا رہا ہے۔ جرنیلی سڑک جسے اب جی۔ٹی روڈ کہا جاتا ہے، موجودہ بنگلہ دیش سے شروع ہو کر آگرہ، دہلی اور لاہور سے ہوتی ہوئی دریائے سندھ تک پہنچتی تھی۔ اس کے علاوہ آگرہ سے بنارس، آگرہ سے جودھ پور اور لاہور سے ملتان کو ملانے والی سڑکیں بھی تعمیر کرائیں۔ ان کے کنارے کنارے سایہ دار اور پھل دار درخت لگوائے اور سرائیں تعمیر کروائیں جہاں مسافروں کو ہر طرح کی سہولیات میسر تھیں۔

ایک جنگی مہم کے دوران بارود خانہ پھٹ جانے سے شیر شاہ سوری شدید زخمی ہوا اور 22 مئی، 1545 کو وفات پا گیا۔ اس کا مقبرہ آج بھی سہسرام میں فنِ تعمیر کا ایک عظیم شاہکار ہے۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 شیر شاہ سوری کو برصغیر کے حکمرانوں میں کیا امتیازی مقام حاصل ہے اور کیوں؟

[2]

25 اپنی آبائی جاگیر کے انتظام میں اس نے کیا نمایاں کام انجام دیے؟

[3]

26 فرید خان کو شیر شاہ کا نام کس نے اور کیوں دیا؟

[2]

27 شیر شاہ کس مغل بادشاہ کے دربار سے وابستہ رہا؟ اسے وہاں سے کیوں جانا پڑا؟

[2]

28 کس مغل بادشاہ سے شیر شاہ سوری نے جنگ کی؟ اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟

[2]

29 شیر شاہ سوری کا دور حکومت کتنے عرصے تک رہا؟

[1]

30 اپنے دورِ حکومت میں شیر شاہ سوری نے عوامی بھلائی کے کن تین کاموں کی بنیاد ڈالی؟

[3]

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2020